السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسی کوئی صحیح حدیث موجود ہے جس میں قتال کو جہادِ اصغر اور خواہشات کے خلاف جہاد کو جہادِ اکبر کہا گیا ہو؟ براہِ مہربانی واضح فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : ''قدمتم خیر مقدم وقدمتم من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر'' (تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس آگئے ہو) کی میرے علم کے مطابق دو ہی سندیں ہیں

یحیی بن العلاء قال : حدثنا لیث عن عطاء بن ابی رباح عن جابر قال : قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزاة له فقال لهم .... الخ (تاریخ بغداد ۱۳/۵۲۳، ۵۲۴ ت ۳۷۴۵ومن طریقه الحافظ ابن الجوزی فی ذم الهوی ص ۳۸، ۱: الباب الثالث فی ذکر مجاهدة النفس و محاسبتها و توبیخها)

(یحییٰ بن العلاء سخت مجروح راوی ہے۔ امام نسائی نے کہا : ''متروک الحدیث'' (کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی : ۶۲۷

(حافظ ابن حجر نے کہا : ''رمی بالوضع'' (تقریب التہذیب ۴/۹۷، رقم : ۶۱۸

یعنی محدثین نے اسے وضع حدیث کا مرتکب قرار دیا ہے۔ ایسے راوی کی روایت مردود ہوتی ہے۔ یحییٰ بن العلاء تک خطیب کی سند بھی مردود ہے۔ یحییٰ کا استاد لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ضیف ہے۔ حافظ ہیثمی نے اسے مدلس کہا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱/۸۳ باب فی مثل المومن)

''حافظ ابن حجر فرماتے ہیں : ''صدوق اختلط اخیرا ولم یتمیز حدیثه فترک

(وہ سچا ہے، آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوا اور اس کی حدیث میں (اختلاط سے پہلے اور بعد کا) فرق نہ ہو سکا لہٰذا وہ متروک قرار دیا گیا۔ (تقریب التہذیب : ۵۶۸۵

خلاصہ یہ کہ یہ روایت باطل ہے۔

تنبیہ:

تاریخ بغداد میں غلطی سے ''یحیی بن ابی العلاء'' چھپ گیا ہے جب کہ صحیح ''یحیی بن العلاء'' ہے جیسا کہ ذم الهوی لابن الجوزی میں لکھا ہوا ہے۔

۔ امام بیہقی نے فرمایا : ''اخبرنا علی بن احمد بن عبدان : انبا احمد بن عبید ثنا تمتام : ثنا عیسی بن ابراہیم : ثنا یحیی بن یعلی عن لیث عن عطاء عن جابر قاال : قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم غزاة فقال صلی اللہ علیہ ۲ وسلم : «قدمتم خیر مقدم، من جهاد الاصغر الی جهاد الاکبر» قیل : وما جهاد الاکبر؟ قال : «مجاهدة العبد هواه» وہذا اسناد فیه ضعف'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مجاہدین آئے تو آپ نے انھیں فرمایا : تم خیر سے لوٹے ہو، جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف واپس آئے ہو۔ کہا گیا کہ جہادِ اکبر کیا ہے؟ فرمایا : بندے کا اپنی خواہش سے جہاد (اور مقابلہ) کرنا، (امام بیہقی نے کہا :) اس کی سند میں کمزوری ہے۔ (کتاب الزہد الکبیر ص ۱۶۵ حدیث : ۳۷۳)

(اسے ابو بکر الشافعی نے ''الفوائد المنتقاۃ'' (۱۳/۸۳/۱) میں عیسی بن ابراهیم البرکی قال : نا یحیی بن یعلی کی سند سے روایت کیا ہے۔ (سلسلة الاحادیث الضعیفة ج ۵ ص ۴۸۰ ح ۲۴۶۰

تمتام اور عیسی بن ابراہیم پر جرح مردود ہے۔ دونوں کی روایت حسن کے درجے سے نہیں گرتی۔ یحییٰ بن یعلی سے مراد ابوالمحیاۃ التوفی التیمی ہے۔

(دیکھئے تہذیب الکمال للمزی (۲۰/۲۶۳ وذکر فی شیوخه لیث بن ابی سلیم

اس سند کا راوی لیث بن ابی سلیم ضعیف و مدلس ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے لہٰذا یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ خلاصہ یہ کہ جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹنے والی روایت ضعیف ہے لہٰذا قرآن اور احادیث صحیحہ ک مقابلے میں اس سے استدلال کرنا غلط ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام](#)

ج2ص208

محدث فتویٰ